تقریر

تقریر بابت خلافت
وقت 5-7منٹ

نظامِ خلافت اور زکوٰۃ

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

خُذۡ مِنۡ اَمۡوَالِہِمۡ صَدَقَۃً تُطَہِّرُہُمۡ وَتُزَکِّیۡہِمۡ بِہَا وَصَلِّ عَلَیۡہِمۡ ؕ اِنَّ صَلٰوتَکَ سَکَنٌ لَّہُمۡ ؕ وَاللّٰہُ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ(التوبہ:103)

تُو ان کے مالوں میں سے صدقہ قبول کر لیا کر، اس ذریعہ سے تُو انہیں پاک کرے گا نیز اُن کا تزکیہ کرے گا۔ اور اُن کے لئے دعا کیا کر یقیناً تیری دعا اُن کے لئے سکینت کا موجب ہو گی اور اللہ بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

معزز سامعین! میری تقریر کا عنوان ہے۔ نظامِ خلافت اور زکوٰۃ

اسلام میں بعض امور ایک دوسرے کے ساتھ لازم وملزوم ہوتے ہیں جیسے جہاد، امام وقت اور خلیفہ وقت کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ بیت المال کا قیام بھی دربارِ خلافت ہی کے کاموں میں سے ایک کام ہے۔ اِسی طرح زکوٰۃ کا تعلق بھی نظامِ خلافت سے ہے۔ زکوٰۃ کی ادائیگی ذاتی طور پر اپنی مرضی سے اپنے کسی عزیز، دوست اور واقف کار کو نہیں کی جاسکتی۔ اِس کی ادائیگی کسی حکومت کو بھی نہیں ہو سکتی جیسے کہ بعض اسلامی ممالک نے عوام سے اِس کی وصولی قانون کا حصہ بنا دیا ہے۔ اگر کوئی اپنے کسی مستحق عزیز کو اپنی زکوٰۃ دینا چاہتا ہے تو وہ نظامِ جماعت کے حوالے اپنی زکوٰۃ کر کے نظام کے ذریعہ مستحق عزیز کو اس کی ادائیگی کروائی جاسکتی ہے۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کا طریق جیسا کہ مَیں اوپر بیان کر آیا ہوں یہ ہے کہ صاحبِ نصاب اپنا واجب الادا حصہ امامِ وقت کے پاس پیش کرے۔ امام وقت کے پاس دنیا بھر سے مستحقین کی فہرستیں موجود ہوتی ہیں اور نظام بھی پوری دنیا میں مستحکم بنیادوں پر قائم ہے۔ جس کے تحت حاصل شدہ زکوٰۃ کو مناسب جگہ پر خرچ کیا جاتا ہے۔

زکوٰۃ کی اہمیت اِس سے بھی عیاں ہے کہ اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک رکن زکوٰۃ ہے۔ پہلے رکن کا تعلق تو قول یعنی زبان کے اقرار سے ہے جبکہ باقی چار ارکان عمل سے تعلق رکھتے ہیں اور چاروں ارکان کی ادائیگی کی اپنی اپنی شرائط ہیں۔ اِن چاروں ارکان کی ترتیب یہ ہے۔ نماز، زکوۃ، حج اور رمضان کے روزے۔ گویا عملی عبادات میں سے زکوٰۃ کو اللہ تعالیٰ نے دوسرے نمبر پر رکھا۔ جس کی ادائیگی ہر صاحب نصاب مسلمان پر فرض ہے۔ یاد رہے زکوۃ کی ادائیگی، لازمی چندہ جات کے سوا ہے۔ خلافت کے بغیر زکوٰۃ کی ادائیگی کے متعلق علمائے اُمّت نے بھی اسی اصول کو تسلیم کیا ہے کہ زکوٰۃ کی تقسیم امامِ وقت کا حق ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ نے نہایت عمیقانہ رنگ میں کلمہ طیبہ میں خلافت کا مفہوم بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ

”مَیں سمجھتا ہوں اگر کلمہ شریعہ کی تفسیر کی جائے تو اس تفسیر میں اس مسئلہ کا مقام سب سے بلند درجہ پر ہو گا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ کلمہ طیبہ اسلام کی اساس ہے مگر یہ کلمہ اپنے اندر جو تفصیلات رکھتا ہے اور جن امور کی طرف یہ اشارہ کرتا ہے اُن میں سے سب سے بڑا امر مسئلہ خلافت ہی ہے“

(خلافت راشدہ صفحہ 3)

زکوٰۃ کے حوالے سے فرمایا کہ

”زکوٰۃ کی ضرورت اور اہمیت اور غربت ایک ایسی چیز ہے جو کبھی بھی بنی نوع انسان سے جدا نہیں ہوئی“

(تفسیر کبیر صفحہ 20 سورۃ النمل)

گویا کہ خلافت اسلام کی بنیادی اساس ہے اور زکوٰۃ بنیادی ارکان میں سے ایک ہے۔ جن ہر دو کا ذکر بنیادی ارکان موجود ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

”دیکھ لو! رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں زکوٰۃ کی وصولی کا باقاعدہ انتظام تھا۔ پھر جب آپؐ کی وفات ہوگئی اور حضرت ابوبکرؓ خلیفہ ہوگئے تو اہلِ عرب کے کثیر حصہ نے زکوٰۃ دینے سے انکار کردیا اور کہا کہ یہ حکم صرف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مخصوص تھا بعد کے خلفاء کے لئے نہیں مگر حضرت ابوبکرؓ نے ان کے اس مطالبہ کو تسلیم نہ کیا بلکہ فرمایا کہ اگر یہ لوگ اونٹ کے گھٹنے کو باندھنے والی رسی بھی زکوٰۃ میں دینے سے انکار کریں گے تو مَیں ان سے جنگ جاری رکھوں گا اور اُس وقت تک بس نہیں کروں گا جب تک اُن سے اُسی رنگ میں زکوٰۃ وصول نہ کرلوں جس رنگ میں وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ادا کیا کرتے تھے چنانچہ آپ اس مہم میں کامیاب ہوئے اور زکوٰۃ کا نظام پھر جاری ہوگیا۔ جو بعد کے خلفاء کے زمانوں میں بھی جاری رہا۔ مگر جب سے خلافت جاتی رہی مسلمانوں میں زکوٰۃ کی وصولی کا بھی کوئی انتظام نہ رہا اور یہی اللہ تعالیٰ اِس آیت (استخلاف) میں فرمایا تھا کہ اگر خلافت کا نظام نہ ہو تو مسلمان زکوٰۃ کے حکم پر عمل نہیں کرسکتے۔“

(تفسیر کبیر سورۃ نور آیت 347-348)

سامعین! سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”جو زیور استعمال میں آتا ہے اس کی زکوٰۃ نہیں ہے اور جو رکھا رہتا ہے اور کبھی کبھی پہنا جاوے اس کی زکوٰۃ دینی چاہئے جو زیور پہنا جاوے اور کبھی کبھی غریب عورتوں کو استعمال کے لئے دیا جائے۔ بعض کا اس کی نسبت یہ فتویٰ ہے کہ اس کی زکوٰۃ نہیں اور جو زیور پہنا جائے اور دوسروں کو استعمال کے لئے نہ دیا جائے اس پر زکوٰۃ دینا بہتر ہے کہ وہ اپنے نفس کے لئے مُستعمَل ہوتا ہے۔ اِس پر ہمارے گھر میں عمل کرتے ہیں اور ہر سال کے بعد اپنے موجودہ زیور کی زکوٰۃ دیتے ہیں اور جو زیور روپیہ کی طرح رکھا جائے اس کی زکوٰۃ میں کسی کو بھی اختلاف نہیں۔

(مجموعہ فتاویٰ احمدیہ جلد اوّل صفحہ 168۔ الحکم 17، نومبر 1908ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ فرماتے ہیں:

”ایک اہم چندہ جس کی طرف میں توجہ دلانی چاہتا ہوں وہ زکوٰۃ ہے۔ زکوٰۃ کا بھی ایک نصاب ہے اور معین شرح ہے عموماً اس طرف توجہ کم ہوتی ہے ....پھر عورتوں کے زیوروں پر زکوٰۃ ہے۔ اب ہر عورت کے پاس کچھ نہ کچھ زیور ضرور ہوتا ہے اور بعض عورتیں بلکہ اکثر عورتیں جو خانہ دار خاتون ہیں، جن کی کوئی کمائی نہیں ہوتی وہ لازمی چندہ جات تو نہیں دیتیں، دوسری تحریکات میں حصہ لے لیتی ہیں۔ لیکن اگر ان کے پاس زیور ہے، اس کی بھی شرح کے لحاظ سے مختلف فقہاء نے بحث کی ہوئی ہے۔ باون تولے چاندی تک کا زیور ہے یا اس کی قیمت کے برابر اگر سونے کا زیور ہے تو اس پر زکوٰۃ فرض ہے، اور اڑھائی فی صد اس کے حساب سے زکوٰۃ دینی چاہئے اس کی قیمت کے لحاظ سے۔ اس لئے اس طرف بھی عورتوں کو خاص طور پر توجہ دینی چاہئے اور زکوٰۃ ادا کیا کریں۔ بعض جگہ یہ بھی ہے کہ کسی غریب کو پہننے کے لئے زیور دے دیا جائے تو اس پر زکوٰۃ نہیں ہوتی لیکن آج کل اتنی ہمت کم لوگ کرتے ہیں کسی کو دیں کہ پتہ نہیں اس کا کیا حشر ہو۔ اس لئے چاہئے کہ جو بھی زیور ہے، چاہے خود مستقل پہنتے ہیں یا عارضی طور پر کسی غریب کو پہننے کے لئے دیتے ہیں احتیاط کا تقاضا یہی ہے کہ اس پر زکوٰۃ ادا کر دیا کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو حضرت اماں جانؓ کے بارے میں فرمایا کہ وہ باوجود اس کے کہ غرباء کو بھی زیور پہننے کے لئے دیتی تھیں لیکن پھر بھی زکوٰۃ ادا کیا کرتی تھیں۔ تو احمدی خواتین کو زکوٰۃ ادا کرنے کی طرف خاص طور پر توجہ دینی چاہئے اور جب عورتوں کی کوئی آمد نہیں ہوتی اور اکثر عورتوں کی آمد نہیں ہے تو ظاہر ہے پھر اس زکوٰۃ کی ادائیگی میں مردوں کو مدد کرنی ہوگی۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 28 مئی 2004ء)

سامعین! زکوٰۃ کے معنی کسی چیز کو پاک کرنے اور کسی امر میں بڑھانے کے ہیں اور خلافت کا دربار بھی ایک مؤمن کو پاک سے پاک تر کرتا رہتا ہے اور تقویٰ، اخلاص اور نیکیوں، بھلائیوں نیز خوبیوں میں نہ صرف بڑھاتا چلا جاتا ہے بلکہ مؤمنین کی جماعت مزکّی بن کر آگے اپنے عزیز و اقارب، رشتہ داروں اور دوست احباب کو پاک کرنے کے سامان مہیا کرتی جاتی ہے۔ گویا یہ ”جاگ“ (curd) ہے جو ایک دوسرے سے آگے لگتی چلی جاتی ہے۔ جس طرح ”جاگ“ ختم نہیں ہوتی اسی طرح دربار خلافت سے اخلاص، پرہیزگاری، نیکیاں، خوبیاں اور بھلائیاں ختم ہونے کی بجائے بڑھتی اور بڑھتی چلی جاتی ہیں۔ زکوٰۃ کی غرض بیان کرتے ہوئے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

”زکوٰۃ کی بڑی غرض یہ ہے کہ ایک طرف امیروں کے مال میں سے غریبوں کا حق نکال کے اُسے پاک کیا جائے اور دوسری طرف غریبوں اور بے سہارا لوگوں کی امداد کا سامان مہیا کرکے قوم کے مقام کو بلند کیا جائے اور اُس کے افراد کو اوپر اٹھایا جائے۔“ (چالیس جواہر پارے صفحہ 18)

سامعین! زکوٰۃ کی اِس غرض کو خلافت کے مبارک روحانی نظام پر لاگو کریں تو دونوں کے مقاصد ایک ہی ہیں۔ خلافت کے نظام میں جو علم سے غنی ہوتے ہیں، نیکیوں اور اخلاص میں اعلیٰ مقام پر ہوتے ہیں وہ اپنا علم، تربیتی ماحول اور نیکیوں کو اُن لوگوں میں بانٹتے چلے جاتے ہیں جو اِن سے محروم ہوتے ہیں یا نیکیوں اور اخلاص میں کم ہوتے ہیں یوں قرآنی حکم وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی (البقرہ:198) یعنی زادِ سفر جمع کرتے رہو۔ پس یقیناً سب سے اچھا زادِ سفر تقویٰ ہی ہے، پر عمل بھی ہوتا چلا جاتا ہے اور یوں قوم یعنی جماعت روحانی اخلاقی، تعلیمی اور تربیتی میدان میں بلند مقام پر پہنچتی چلی جاتی ہے۔

سامعین! حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے اپنی معرکہ آراء تصنیف چالیس جواہر پارے میں جو قیمتی اور نادر چیزوں اور ٹکڑوں کا سَت (نچوڑ) پیش کیا ہے۔ اُن میں سے ایک زکوٰۃ کے حوالے سے صفحہ 19 میں یوں درج ہے۔

”پھر زکوٰۃ کی آمدن (اوپر زکوٰۃ کے ذرائع آمدن بیان فرمارہے تھے) فقراء اور مساکین کے علاوہ مقروضوں، مسافروں اور غلاموں اور مؤلفۃ القلوب لوگوں اور دینی مہموں میں حصہ لینے والوں اور زکوٰۃ کا انتظام کرنے والے عملہ میں خرچ کی جاتی ہے۔ اس طرح زکوٰۃ قومی دولت کو سمونے کا بھی ایک بڑا ذریعہ ہے۔“

آئیں! دیکھتے ہیں۔ زکوٰۃ کے حوالہ سے حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کے بیان کردہ اس لُبِّ لباب اور خلاصہ کو خلافت کے متبرّک نظام پر لاگو کریں تو ہم تمام خدا تعالیٰ کے احسانات کے مقروض ہیں، زندگی کے مسافر ہیں، خلیفۃ المسیح کے غلام ہیں اور جماعت کے اندر اور باہر تالیفِ قلوب کے لئے کام آنے والے خدائی بندے ہیں۔ ہم نے نیکیوں کے فقیر اور مسکین بن کر اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر بھی ہوتے رہتے ہیں۔ ان تمام امور میں زکوٰۃ کے پاک کرنے کے معنی کو اپنے اوپر لاگو کریں تو ہم سب خلافت کے دربار سے فیض پانے کے محتاج ہیں، فقیر ہیں۔ لہذا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور مرحوم خلفاء کے فیوض و برکات اور ارشادات سے فائدہ اٹھانے اور اپنے آپ کو پاک صاف کرنے کے لیے ہر وقت تیار رہنا چاہیے۔

سامعین! آئیں! آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زکوٰۃ کے حوالے سے مزید ارشادات کا جائزہ لے کر خلافت کے مبارک نظام پر لاگو کر کے دیکھتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حَصِّنُوْا اَمْوَالَکُمْ بِالزَّکٰوۃِ (حدیقۃ الصالحین حدیث نمبر 293) کہ اپنے اموال کو زکوۃ ادا کر کے محفوظ کرلو۔ اگر اموال کو روحانی و دینی معنوں میں لیں یعنی اعمالِ انسانیہ۔ تو انہیں خلافت کے ساتھ وابستگی اور مضبوط تعلق سے نہ صرف محفوظ کیا جا سکتا ہے بلکہ بڑھایا بھی جا سکتا ہے۔

خاکسار نے تقریر کے آغاز میں سورۃ التوبہ کی جس آیت کی تلاوت کی ہے۔ اُس میں بھی یہی مضمون بیان ہوا ہے کہ اے رسول! اِن مؤمنوں کے مالوں میں سے صدقہ لے تا کہ تو انہیں پاک کرے اور اُن کی ترقی کے سامان مہیا کرے۔ اِن کے لئے دعائیں بھی کرتا رہ کیونکہ تیری دعا اِن کے لیے تسکین کا موجب ہوگی۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اِس آیت کے تحت فٹ نوٹ میں تحریر فرماتے ہیں کہ

”ترقی کے سامان مہیا کرے۔ تُزَکِّیْهِمْ کا ترجمہ ہے جو زکوٰۃ سے نکلا ہے اور اس کے معنی بڑھانے اور ترقی دینے کے بھی ہوتے ہیں اور یہی معنی اس جگہ کے مناسب حال ہیں۔“

(تفسیر صغیر صفحہ 322)

تاجر پیشہ حضرات کی طرف سے زکوٰۃ کی ادائیگی کے تعلق میں حَکم وعَدل حضرت امام مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں۔

”جو مال معلق ہے اس پر زکوٰۃ نہیں جب تک کہ اپنے قبضہ میں نہ آجائے۔ لیکن تاجر کو چاہئے کہ حیلہ بہانہ سے زکوٰۃ کو نہ ٹال دے۔ آخر اپنی حیثیت کے مطابق اپنے اخراجات بھی تو اسی مال میں سے برداشت کرتا ہے۔ تقویٰ کے ساتھ اپنے مال موجودہ اور معلق پر نگاہ ڈالے اور مناسب دے کر خدا تعالیٰ کو خوش کرتا رہے۔ بعض لوگ خدا کے ساتھ بھی حیلے بہانے کرتے ہیں یہ درست نہیں ہے۔“

(مجموعہ فتاویٰ احمدیہ جلد اوّل صفحہ 168)

الحمدللہ کہ اللہ تعالیٰ نے پھر سے خلافت علیٰ منہاج نبوت کے ذریعہ ہمیں نظامِ خلافت اور نظامِ زکوٰۃ کو جوڑ کر ارکانِ اسلام کے حقیقی معنوں کو سمجھنے اور اِن پر عمل پیراء ہونے کی توفیق مل رہی ہے۔ ہمارے پیارے امام جماعت احمدیہ، احبابِ جماعت سے نیک اور صالح اعمال کا مطالبہ کرتے رہتے ہیں جو ہمارے لیے پاکی اور تطہیر کا موجب ہوتے ہیں اور حضور ہمارے لیے دعائیں کرتے رہتے ہیں جو ہمارے لیے تسکین کا موجب ہوتی ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

”زکوٰۃ کی ادائیگی کے بارہ میں سوال ہوتے ہیں۔ یہ بنیادی حکم ہے۔ جن پر زکوٰۃ واجب ہے اُن کو ضرور ادا کرنی چاہئے اور اس میں بھی کافی گنجائش ہے۔ بعض لوگوں کی رقمیں کئی کئی سال بینکوں میں پڑی رہتی ہیں اور ایک سال کے بعد بھی اگر رقم جمع ہے تو اُس پر بھی زکوٰۃ دینی چاہئے۔ پھر عورتوں کے زیورات ہیں ان پر زکوٰۃ دینی چاہئے۔

جو کم از کم شرح ہے اس کے مطابق ان زیورات پر زکوٰۃ ادا کرنی چاہئے۔ پھر بعض زمینداروں پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے ان کو زکوٰۃ ادا کرنی چاہئے۔ تو یہ ایک بنیادی حکم ہے اس پر بہر حال توجہ دینے کی ضرورت ہے۔"

(خطبہ جمعہ 31ء مارچ 2006ء، خطبات مسرور جلد چہارم صفحہ 175)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"اسلام کے ابتدائی زمانے میں جب بھی دینی ضروریات کے لئے رقم کی ضرورت ہوتی تھی۔ اس زمانے میں بھی عارضی طور پر تحریک ہوتی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اور پھر خلفاء کے زمانے میں بھی تو باوجود اس کے کہ زکوٰۃ لی جاتی تھی، ان تحریکات میں صحابہ بھی حصہ لیتے تھے۔ اس لئے باوجود اس کے کہ جماعت میں چندوں کا ایک نظام جاری ہے اور جو چندے ادا کرتے ہیں وہ اس سے بہت زیادہ ہیں جو زکوٰۃ کی شرح ہے۔ بہر حال یہ بھی ایک فرض ہے اس کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔ اور نصاب اور شرح کے مطابق زکوٰۃ کو ادا کرنا چاہئے۔ اور خاص طور پر جس طرح میں نے کہا عورتیں اس طرف توجہ کریں تو انشاء اللہ تعالیٰ زکوٰۃ کی رقم میں بھی کافی اضافہ ہو سکتا ہے۔

ایک روایت میں آتا ہے حضرت عمروؓ بن شعیب اپنے دادا کے واسطے سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت اپنی بیٹی کو ساتھ لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی، اس کی بیٹی نے سونے کے بھاری کنگن پہنے ہوئے تھے۔ حضورؐ نے اس عورت سے پوچھا کہ کیا ان کی زکوٰۃ بھی دیتی ہو؟ اس نے جواب دیا نہیں یا رسول اللہ! تو آپؐ نے فرمایا کہ کیا تو پسند کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تجھے آگ کے کنگن پہنائے؟ یہ سن کر اس عورت نے اپنی بیٹی کے ہاتھ سے کنگن اتار لئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے عرض کیا کہ یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے لئے ہیں، جہاں چاہیں آپ خرچ فرمائیں۔ (سنن ابوداؤد۔ کتاب الزکوٰۃ۔ باب الکفر ما ھو وزکوٰۃ الحلی) اور دوسری روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ اگر تم یہ نہ دیتیں تو آگ کے کنگن پہنائے جاتے۔ اس روایت کے بعد خاص طور پر جن پر زکوٰۃ واجب ہے ان کو توجہ دینی چاہئے۔ اور جیسا کہ میں نے کہا عورتوں پر زیادہ واجب ہوتی ہے ان کے خاوندوں کو ان کی مدد کرنی چاہئے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 28 مئی 2004ء)

خلافت دھوپ میں سایہ، خلافت غم میں غمخواری
یہ چشمہ ہے محبت کا جو سب دنیا میں ہے جاری
خلافت درد کا چارہ، خلافت ہی سہارا ہے
جو رہبر ہو اندھیرے میں، خلافت وہ ستارہ ہے

(کمپوزڈ: عطیۃُ العلیم۔ ہالینڈ)

✡✡✡✡